سنت فجر کے مختصر احکام ومسائل

ترتیب: عبد اللّٰہ محسن الصاہو

ترجمہ: عبد الرحمن فیض اللّٰہ

داعیۃ

جمعیۃ الدعوۃ والإرشاد وتوعیۃ الجالیات بمحافظۃ الوجہ

سوال/1: سنت فجر کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: الف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (مسلم: 725)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کا مطلب ہے: دنیا کے پیدا ہونے سے لیکر قیامت تک بشمول دنیا کے تمام ہیرے جواہرات، سونے چاندی، مال و متاع عالی شان محل اور تمام قسم کی سواریاں وغیرہ، فجر کی دو رکعتیں دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے اس لئے بہتر ہیں کیونکہ یہ دونوں رکعتیں باقی رہنے والی ہیں جبکہ دنیا زائل اور ختم ہونے والی چیز ہے۔ (الشرح الممتع: 4-70)

ب: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کسی نفل نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں

کرتے تھے۔(متفق عليه)

سوال/2: سنت فجر کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: چند امور کی بنا پر ان دو رکعتوں کو کچھ خصوصیت حاصل ہے:

۱- یہ دو رکعتیں سفر اور حضر ہر حال میں مشروع ہیں۔

۲- یہ دونوں رکعتیں دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔

۳-ان دونوں رکعتوں کو ہلکی سے ہلکی تر کرنا مسنون ہے بشرطیکہ اس نماز کا کوئی واجب نا چھوٹے۔

۴-اس کی پہلی رکعت میں "قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" پڑھی جاتی ہے یا پہلی رکعت

میں "قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا...." [البقرة: 136] اور دوسری رکعت میں "قُلْ يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا..." [آل عمران: 64] (الشرح الممتع: 4- 71)

سوال/3: فجر کی سنت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کیا پڑھنا مسنون ہے؟

جواب: شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا:

الف: فجر کی سنت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں "قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" پڑھنا مسنون ہے۔

ب: پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد" قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا...." [البقرة: 136] اور دوسری رکعت میں "قُلْ يَا

أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا... "[آل عمران: 52]

پڑھنا بھی اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت ہے

ج: ان سورتوں کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔(مجموع الفتاوی 405/11)

سوال/4: فجر کی سنت میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھنا اس کے ساتھ کوئی اور سورت نا ملانا کیسا ہے؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فجر کی سنت میں صرف سورۃ الفاتحہ پر اکتفا کرنا جائز ہے۔(مجموع الفتاوی 13/155)

سوال/5: فجر کی سنت کو لمبی پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: اذان اور اُقامت کے بیچ کافی وقت ہونے کی صورت میں اگر کوئی شخص فجر کی سنت کو

قرآت، رکوع، سجود کے ذریعہ لمبی کرنا چاہے جبکہ وہ وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے تو اس شخص نے حق کی مخالفت کی کیونکہ نبی کریم ﷺ فجر کی سنت ہلکی پڑھتے تھے۔(الشرح الممتع: 1-407)

سوال/6: جس کی فجر کی سنت چھوٹ جائے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے اختیار ہے:

الف: فجر کی نماز کے فوراً بعد سنت پڑھ لے۔

ب: یا سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

دونوں طریقہ سنت سے ثابت ہے لیکن سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرنا افضل ہے۔(مجموع الفتاوی 11/373)

- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی فجر کی سنت نماز فجر

سے پہلے نا پڑھ سکا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ:

الف: فرض نماز کے بعد مسنون تسبیح واذکار سے فارغ ہو کر دو رکعت سنت پڑھ لے۔

ب: یہ بھی جائز ہے کہ چاشت کے وقت فجر کی سنت کی قضا کر لے۔

سوال/7: اگر کسی کی فجر کی نماز (جماعت سے) چھوٹ جائے تو پہلے سنت پڑھے یا فرض؟

جواب: شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے سنت پڑھے پھر فرض پڑھے جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ سو گئے تھے اور فجر کی نماز قضا ہو گئی تھی۔

(مجموع الفتاوى: 11/377)

جس شخص پر نیند غالب آجائے اور طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہو تو فجر اسی طرح پڑھے جیسے نبی کریم ﷺ نے پڑھا تھا پہلے سنت پھر فرض۔ (اللجنة الدائمة: 6/13)

سوال/8: کیا سفر میں فجر کی سنت ساقط ہو جاتی ہے؟

جواب: شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا:

الف: سفر میں فجر کی سنت اور وتر کے علاوہ سنن رواتب کو چھوڑنا مشروع ہے۔

ب: عام نفلی نمازیں سفر حضر ہر حال میں مشروع ہیں اسی طرح سببی نمازیں (تحیۃ المسجد تحیۃ الوضوء وغیرہ) بھی مشروع ہیں۔

(مجموع الفتاوی: 11/391)

سوال/9: کیا فجر کی سنت تحیۃ المسجد کے لئے بھی کافی ہے؟

جواب: شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: اس جیسی حالت (آدمی مسجد میں جائے اور اس وقت کسی سنت مؤکدہ کا وقت ہو) میں مشروع ہے کہ سنت مؤکدہ ادا کی جائے وہی نماز تحیۃ المسجد کے لئے بھی کافی ہو گی۔ (مجموع الفتاوی 11/375)

- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا:

الف: اگر کوئی صرف تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت ادا کر لے تو وہ نماز سنت فجر کے لئے کفایت نہیں کرے گی۔

ب: اگر سنت فجر کی نیت کر لے تو تحیۃ المسجد ساقط ہو جائے گی۔

(مجموع الفتاوی 14/278)

ج: اگر کوئی شخص مسجد میں آ کے فجر کی سنت ادا کر لے تو وہی نماز تحیۃ المسجد کے لئے بھی کافی ہو گی، لیکن اگر ایک ساتھ سنت فجر

اور تحیۃ المسجد دونوں کی نیت کر لے تو زیادہ بہتر ہے۔ (اللجنة الدائمة 7/271)

سوال/10: کیا کوئی شخص (جس کی فجر کی سنت چھوٹ گئی ہو) فجر کی سنت نماز فجر کے بعد ادا کر سکتا ہے یا ممنوعہ وقت کے ختم ہونے تک مؤخر کرنا ضروری ہے؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: نماز فجر کے بعد مسنون اذکار سے فارغ ہو کر فجر کی سنت ادا کرنا جائز ہے۔ (مجموع الفتاوی 14/276)

سوال/11: اگر کسی کی فجر کی سنت چھوٹی ہوئی ہو اور وہ شخص اِشراق کی نماز پڑھ لے تو کیا اِشراق کی نماز فجر کی سنت کے لئے بھی کافی ہو گی؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ (اشراق کی نماز سنت فجر کے لئے) کافی نہیں ہوگی، کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ انسان اشراق کی دو رکعت نماز مستقل ادا کرے اوریہی زیادہ افضل ہے، لہذا پہلے فجر کی سنت پڑھے پھر اشراق کی دو رکعت۔(مجموع الفتاوى 14/276)

سوال/12: کیا فجر کی نماز کی طرح فجر کی سنت کے لئے فجر کا وقت داخل ہونے کی شرط ہے؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: فجر کی سنت بھی نماز فجر ہی کی طرح ہے، چنانچہ فجر کی سنت طلوع فجر سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی۔(مجموع الفتاوى 14/276)

سوال/13: فجر کی سنت عمدا چھوڑنے کا کیا حکم ہے کیا اسے قضا کیا جائے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص عمدا فجر کی سنت چھوڑ دے اور سنت کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا نہیں ہے، اور اگر قضا کر بھی لے تو اس کی سنت فجر نہیں شمار کی جائے گی کیونکہ سنن رواتب ایسی عبادت ہے جس کا وقت متعین ہے، ایسی عبادت جس کا وقت متعین ہو اگر کوئی شخص اسے جان بوجھ کر چھوڑ دے حتی کہ اس کا وقت نکل جائے تو وہ قابل قبول نہیں ہے۔(الشرح الممتع 4-73)

سوال/14: کیا فجر کی سنت کے بعد لیٹنا مسنون ہے؟

جواب: الف: بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت مند کے حق میں ایسا کرنا (فجر کی سنت کے بعد لیٹنا) سنت ہے، مثلا کوئی انسان

تھکا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ لیٹ کے آرام کرلے تاکہ فجر کی نماز کے لئے مستعد ہو جائے۔

ب: اور جسے ضرورت نا ہو (یعنی تھکان محسوس نا کر رہا ہو) اس کے حق میں ایسا کرنا (فجر کی سنت کے بعد لیٹنا) سنت نہیں ہے، اسی طرح وہ شخص جسے خدشہ ہو کہ اگر لیٹ گیا تو نیند آجائے گی اور سورج طلوع ہونے سے پہلے نہیں اٹھ سکے گا تو ایسے شخص کو بھی نہیں لیٹنا چاہیئے۔ (لقاء الباب المفتوح)

المراجع:

مجموع فتاوى العلامة ابن باز

مجموع فتاوى اللجنة الدائمة

مجموع فتاوى العلامة ابن عثيمين

لقاء الباب المفتوح للعلامة ابن عثيمين

الشرح الممتع للعلامة ابن عثيمين.